جستجو علم کو بڑھاتی ہے
دائرے علم کے بناتی ہے
علم سے زیست کو سجاتی ہے
درس گاہوں میں مسکراتی ہے

کر رہی ہے کتاب حق کو سلام
معرفت کے ورق ورق کو سلام

پہلے اس کائنات کو سمجھو
حق کے اعلیٰ صفات کو سمجھو
پھر قلم اور دوات کو سمجھو
یوں کتاب حیات کو سمجھو

معرفت کے کرم کی بات کرو
آؤ لوح و قلم کی بات کرو

لوح کی معرفت نہیں آساں
حق کے افسانے کا ہے وہ عنواں
وہی فطرت کی جانتا ہے زباں
ہے وجود اس کا عالمِ امکاں

علم کے آسمان پائے ہیں
سارے جز کن فکاں نے ڈھالے ہیں

وسعتِ علم کن فکاں سنیئے
کچھ ستاروں کی بھی زباں سنیئے
روشنی کی یہ داستاں سنیئے
چاند سورج کے درمیاں سنیئے

یہ ہر اک علم داں کے بس میں نہیں
ان کی گنتی جہاں کے بس میں نہیں

www.emarsiya.com

ہاں مگر فیض سب اٹھاتے ہیں — سب عجم سب عرب اٹھاتے ہیں
جاہلان نسب اٹھاتے ہیں — سارے اہلِ ادب اٹھاتے ہیں

ہمہمہ ایک زندگی میں ہے
ساری تحقیق روشنی میں ہے

یہ جمادات کی ہے قربانی — رُت میں برسات کی بآسانی
جمع کرتی ہے سینے میں پانی — اس کو بھی ہے خیال انسانی

وقت پڑنے پہ رنگ لاتی ہے
پیاس انسان کی بجھاتی ہے

اس زمیں کی بھی حاکمیت ہے — بہرِ انساں متاعِ جنّت ہے
نہریں بہتی ہیں کوثریت ہے — دور تک سر اٹھائے پربت ہے

آبشاروں کی زندگی لے کر
آگیا ہے جو روشنی لے کر

دیکھئے کیا پہاڑوں کی تمثیل — ہے بلندی ترقیوں کی دلیل
پانی بہہ بہہ کے بن رہا ہے سبیل — سرخرو آج بھی ہے رودِ نیل

پانی پینے کا اس کے گھاٹ میں ہے
مرگِ فرعون اس کے پاٹ میں ہے



گردشِ ماہ و سال کو دیکھو — دشت و صحرا جبال کو دیکھو
ارتقاء کے مآل کو دیکھو — کن فکاں کے جمال کو دیکھو

زندگی کا حسیں سفر ہے یہاں
لطفِ دنیا عجیب تر ہے یہاں

ہاں اسی خاک سے بنے آدم — حال جس کا عجب ہوا ہے رقم
سجدہ کرنے کا حکم ہے اِس دم — کچھ نہیں چاہیئے بس اس سے کم

روحِ انسانیت کی زینت ہے
آج تخلیق آدمیت ہے

فطرتاً خاک کا مزاج نہ پوچھ — حشر تک کے لئے ہے راج نہ پوچھ
سر پہ ہے عزتوں کا تاج نہ پوچھ — شیطنت دے اسے خراج نہ پوچھ

یہ تیمم کی بھی ضرورت ہے
اس پہ سجدہ بڑی عبادت ہے

تجزیہ جب کیا ہے ذروں کا — اس کی تحقیق سے پتہ یہ چلا
وہ جو دو حصّے ہو نہیں سکتا — جلوۂ طور سلسلہ اس کا

شعلہ رکھتا ہے دل میں شدت کا
صور پھونکے گا وہ قیامت کا

www.emarsiya.com

ان ہی ذرات میں نمو بھی ہے — زندہ رکھنے کی آرزو بھی ہے
یہ عبادت کی جستجو بھی ہے — رحمتِ حق سے سرخرو بھی ہے

بیج کو عزب زندگی دے کر
پودہ کر دیتا ہے نمی دے کر

باتیں کچھ آپ شجر سے کریں — برگ گل سے کریں ثمر سے کریں
پتیوں کے حسیں ہنر سے کریں — گفتگو سانسوں کے سفر سے کریں

پتیوں کی زبان بولتی ہے
آکسیجن کے باب کھولتی ہے

اس کی کس سے مثال دی جائے — وہ جو آلودگی کو پی جائے
اس کی تعریف کتنی کی جائے — ہندی دھانی فضا سے لی جائے

گندگی کو نہ یہ معاف کرے
دل میں پہونچے تو خون صاف کرے

پیڑ پودے جو ہوتے ہیں سیراب — مسکراتی ہے زندگی کی کتاب
درس گاہوں کے واسطے ہے نصاب — پڑھ کے کھلتے ہیں چہرے جیسے گلاب

دیکھا ہے جنگلوں کے دامن میں
شعلے اٹھتے ہیں ڈھاک کے بن کے



تیسری صنف ہیں جو حیوانات — متحرک بہت ہے ان کی ذات
کام آتے ہیں سب کے وہ دن رات — ہیں بشر جیسے ان کے کچھ عادات

چلتے پھرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں
مثل انسانوں کے وہ جیتے ہیں

یہ بھی سوتے ہیں آدمی جیسے — یہ کہیں پر اگر ہوں فاقے سے
سارے آثار ہوں گے حملے کے — ان سے ہو کے ذرا الگ رہیے

کر کے حملہ دبوچ لیتے ہیں
ان کی فطرت ہے نوچ لیتے ہیں

سچ ہے کوئی غرور ان میں نہیں — کوئی حاضر حضور ان میں نہیں
زندگانی کا نور ان میں نہیں — بندگی کا شعور ان میں نہیں

یہ درندے ہیں پست ہوتے ہیں
خون پی پی کے مست ہوتے ہیں

بے زباں ہیں تو بے کلام بھی ہیں — اور مخصوص ان کے کام بھی ہیں
کچھ کے قرآن میں تو نام بھی ہیں — ان میں کچھ جان احترام بھی ہیں

یہ ہیں دلدل سجائے جاتے ہیں
اہل حق بوسہ دینے آتے ہیں

www.emarsiya.com

اس کی مالک ہے صنف انسانات | جس کے دنیا میں ہیں بلند صفات
جس کی مدحت میں آئے ہیں آیات | جس کا صدقہ ہے کائناتِ حیات

بس وہی نعمتوں کا مسکن ہے
حق مبارک یہ ذات احسن ہے

مرضیٔ حق اسی کی ذات میں ہے | ساری نعمت اسی کے ہاتھ میں ہے
ہر شرافت اسی کی ذات میں ہے | کوثریت اسی ذات میں ہے

اک کلی ہے جو مسکرائی ہے
نسل کوثر یہاں تک آئی ہے

حق بچانے جو آ گئے مولا | خیر مقدم کو اٹھی کرب و بلا
مسکرایا جو فتح کا سورہ | چین جنگل میں دین حق کو ملا

کفر کی ہار ساتھ لائے ہیں
شاہ انکار ساتھ لائے ہیں

اس لئے تلملایا ہے باطل | حق سے ٹکرانے آیا ہے باطل
فوج کو ساتھ لایا ہے باطل | بن کے فرعون آیا ہے باطل

زندگانی سے اوب جائے گا
آج خشکی میں ڈوب جائے گا



بولیں زینبؑ حسینؑ سے بھیا | آپ نے بھی کسی کو خط لکھا
کیا کوئی آنے والا ہے اپنا | بڑھتا جاتا ہے فوج کا نرغہ

سارے دن یہ اسی کی عید کے ہیں
سب سپاہی یہاں یزید کے ہیں

شہؑ یہ بولے بہن نہ گھبراؤ | لکھ رہا ہوں حبیب کو آؤ
نامہ بر سے کہا کہ لے جاؤ | خط مرے دوست کو یہ پہنچاؤ

فقہ کے اندلیب کو دینا
نامہ میرا حبیب کو دینا

بند کی اس نے جب سفر کی کتاب | خط کو ہاتھوں میں لے کے آیا شتاب
اور بولا یہ کر کے دق الباب | چلئے جلدی بلا رہے ہیں جناب

چھوڑ کر رن میں چین آیا ہوں
میں بریدالحسینؑ آیا ہوں

بولیں زوجہ کہ کون آیا ہے | کس نے تم کو کہاں بلایا ہے
خط دکھاؤ کہ کون لایا ہے | کس نے کس کو کہاں ستایا ہے

بولے زہرا کے چین پر نرغہ
شام کا ہے حسینؑ پر نرغہ

www.emarsiya.com

بولیں زوجہ کہ ایک کام کرو    تم نہ جاؤ تو چوڑیاں پہنو
اور میری جگہ پہ گھر بیٹھو    شہ کی نصرت میں مجھ کو جانے دو

ہاتھ نصرت سے کھینچتی ہے یہاں
واہ کیا رسم دوستی ہے یہاں

پھر یہ بولے حبیبؑ زندہ باد    میری زوجہ نصیب زندہ باد
تم ہو مجھ سے قریبؑ زندہ باد    وہ حسینؑ غریبؑ زندہ باد

تم کو چھوڑوں گا گھر پہ رونے کو
جا رہا ہوں شہید ہونے کو

کربلا پہونچے جب حبیبِ حسینؑ    دیکھا معراج پر نصیبِ حسینؑ
شاخ حق پر تھے عندلیبِ حسینؑ    یا کہ منبر پہ تھے خطیبِ حسینؑ

دین خالق کے ترجمان تھے سبؑ
شہ کے انکار کی زبان تھے سبؑ

شاہزادی سے بولیں یہ فضہؑ    خط جسے شاہ دیں نے لکھا تھا
وہی بچپن کا دوست آپہنچا    بولیں زینب کہو سلام مرا

وہ جری بولا کیوں سلام کہیں
شاہزادی مجھے غلام کہیں

دشتِ غربت میں آگئے جو حبیبؑ    شہ نے لشکر کو دے دیا ترتیبؑ
وہ جو آئے سپاہیوں کے قریبؑ    عرش پر پہونچا میرے کا نصیبؑ

تھی کمر خم تو آسمان ہوئے
لی جو انگڑائی تو جوان ہوئے



جنگ میں انقلاب آیا تھا    لڑتے لڑتے شبابؑ آیا تھا
شامیوں پر عتابؑ آیا تھا    جیسے روز حسابؑ آیا تھا

موت سے ہر بدن کو پاٹ دیا
سر بچایا تو جِسم کاٹ دیا

یہ کہانی نہیں حقیقت ہے    مسکراتی ہوئی شجاعتؑ ہے
پہلوانوں کی رن میں شامت ہے    شام کے افسروں کی ذلّتؑ ہے

حملہ آور حبیب ہیں رن میں
موت کے سب قریب ہیں رن میں

پینترا جب فرس بدلتا ہے    وار تلوار کا بھی چلتا ہے
لاوا جو موت کا ابلتا ہے    دشمن حق کا خون جلتا ہے

جس طرف بھی حبیب جاتے ہیں
چکیاں موت کی چلاتے ہیں

پے شمشیر وار حاصل ہے    جنگ پر اقتدار حاصل ہے
وار پر اعتبار حاصل ہے    مدد ذوالفقار حاصل ہے

یہ فدا ابن بوترابؑ پہ ہے
کاٹ اس کی بڑے شبابؑ پہ ہے

چاٹ کر خون مسکراتی ہے    قاتلوں کو گلے لگاتی ہے
یوں بھی مقتل میں سر اٹھاتی ہے    صورتِ برق آتی جاتی ہے

یہ جو شبیر کے حضور میں ہے
اس کا مسکن تو کوہِ طور میں ہے

www.emarsiya.com

یہ جو تیغ بن مظاہر ہے — خون پینے میں بھی یہ ماہر ہے
ہر صفت اسکی آج ظاہر ہے — خوں نجس ہے مگر یہ طاہر ہے

اپنی منزل نہیں بدلتی ہے
یہ رہِ دوستی پہ چلتی ہے

جاتی ہے دیکھ بھال کر رن کو — رن میں بہلاتی رہتی ہے من کو
رن سمجھتی ہے گھر کے آنگن کو — وٗلے پہچانتی ہے دشمن کو

ایک ہی وار میں سلاتی ہے
خاک کو خاک میں ملاتی ہے

تھک گیا جسم رن میں ٹوٹی آس — اور یکجا رہے نہ ہوش و حواس

رُوح تن سے نکالنے آئی
خود شہادت سنبھالنے آئی

شاہِ دیں دل سنبھالے رو رو کر — پہونچے لاشِ بن مظاہر پر
دیکھ کر شہ کو بولا یہ صفدر — ہو گیا ختم زندگی کا سفر

بولے شہ زندگی کو موڑ دیا
دوست تم نے بھی ساتھ چھوڑ دیا

اٹھو کب سے اُلجھ رہا ہے جی — تم تھے عزت فقیہ و دانا کی
تم نہیں ہو تو ہوں میں تنہا بھی — تم سے بچپن کی یاد تازہ تھی

خلد میں گھر سجائے جاتے ہیں
چلو اے دوست ہم بھی آتے ہیں



کھینچ کر آہ اُٹھے شاہِ دیں — لاش لائے جو خیمہ گہہ کے قریں
بولے میرا رفیق خلد مکیں — زخم کھائے ہیں خوں سے تر ہے جبیں

سوگ میں اسکے غم جو طاری ہے
ایک اک لمحہ مجھ پہ بھاری ہے

مجھ کو وہ جان سے بھی پیارا تھا — میں نے خط لکھ کے ہی بلایا تھا
میرے غم میں بہت وہ تڑپا تھا — وہ جو آیا تو بھوکا پیاسا تھا

کیسی بے آب میہمانی تھی
دم بخود رن میں میزبانی تھی

دوست ایسا نہیں ہے جسکی نظیر — آنکھوں میں پھرتی ہے وہی تصویر
دل میں پیوست ہے جدائی کا تیر — پیٹ کر سینہ رہ گئے شبیر

بولے سرور غریب کو رو لیں
آؤ لوگوں حبیب کو رو لیں

رحمتِ حق میں وہ غریق بھی تھا — اپنے کردار میں شفیق بھی تھا
فوز عز کہئے وہ عتیق بھی تھا — میرا مہمان بھی رفیق بھی تھا

کوفہ اک ظلم کی حویلی ہے
اس کی زوجہ وہاں اکیلی ہے

وہیں مسلم کے چھوٹے بچے ہیں — کیا بنا وہ کہاں ہیں کیسے ہیں
ہاشمی حسن کے مرقعے ہیں — میرا خوں اور مرے بھتیجے ہیں

کیسے ہیں دونوں لعل کیا جانے
کوئی اب ان کا حال کیا جانے

www.emarsiya.com

بولے عباس میرے بھانجے ہیں　　　وہ تو میری بہن کے بچے ہیں
وہ مرے خون کے مرقعے ہیں　　　عرشِ حق کے حسیں ستارے ہیں

خدمتِ سبطِ مصطفےٰ کے بعد
ان کو ڈھونڈوں گا کربلا کے بعد

اذن مل جائے تو قیام کروں　　　آج میں فتحِ ملکِ شام کروں
سب سے پہلے یہی میں کام کروں　　　سیف کو وقفِ انتقام کروں

اب سزا ظالموں کو دینا ہے
مجھ کو مسلم کا بدلہ لینا ہے

اے خدا بے قصور ہیں بچے　　　میری آنکھوں کا نور ہیں بچے
قید میں وہ ضرور ہیں بچے　　　کیا کروں مجھ سے دور ہیں بچے

ڈھونڈھنے اس کو جا نہیں سکتا
منہ بہن کو دکھا نہیں سکتا

کس طرح اس کے کام آؤں میں　　　غیر ممکن ہے چھوٹ پاؤں میں
شہ کو چھوڑوں تو کوفہ جاؤں میں　　　اپنے بچوں کو لے کے آؤں میں

وقف ہوں شاہِ مشرقین کو میں
چھوڑ سکتا نہیں حسینؑ کو میں

سُن لے مشتاق کی دعا مولا　　　صدقہ دے آلِ پاک کا مولا
پھر بُلا مجھکو کربلا مولا　　　چاہتا ہوں تری عطا مولا

آنکھوں آنکھوں ہی میں عبادت ہو
فخرِ جنّت کی پھر زیارت ہو

⁂

www.emarsiya.com